باب سوم

اُسوۂ رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

رحمۃ للعالمین خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ (سورۃ الانبیاء: 107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کو پوری انسانیت کے لیے نمونۂ ہدایت قرار دیا گیا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔

امت پر شفقت و رحمت:

اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ (سورۃ التوبہ: 128)

ترجمہ: یقیناً تمھارے پاس تم ہی میں سے ایک (عظمت والے) رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تشریف لائے ہیں اُن پر تمھارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے تمھارے لیے (بھلائی کے) بہت خواہش مند ہیں مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والے نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مقروض اصحاب کا قرضہ اپنے پاس سے ادا فرماتے۔ بحالتِ ضروری نماز و خطبہ مختصر فرما دیتے۔ یہاں تک کہ بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے پسندیدہ عمل کو بھی اس لیے ترک فرما دیتے کہ کہیں وہ عمل امت پر فرض کی حیثیت سے عائد نہ ہو جائے۔ مثلاً نمازِ تراویح صرف تین دن مسجد میں ادا فرمائی (صحیح بخاری)۔ اور بعد ازاں یہ خیال مانع ہوا کہ نمازِ تراویح امت پر فرض نہ کر دی جائے۔ اسی طرح امت کو عبادات و معاملات میں دشواری سے بچانے کے لیے حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عمر بھر فکر کی۔ مثلاً مسواک کے بارے میں فرمایا۔ اگر امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں انھیں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (صحیح بخاری)۔ غرضیکہ خلقِ خدا اور خالقِ ارض و سماء دونوں شاہد ہیں کہ حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ** یعنی ایمان والوں پر نہایت شفیق اور مہربان کے بہترین مصداق ہیں۔

کافروں پر رحمت:

گزشتہ امتیں اپنی نافرمانی اور گناہوں کے سبب مختلف عذابوں میں مبتلا ہوئیں۔ کسی قوم کی صورت مسخ کر دی گئی۔ کسی پر طوفان کا عذاب آیا اور کسی کی بستی کو الٹ دیا گیا۔ لیکن حضورِ انور خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وجود کی برکت سے کفارِ مکہ باوجود اپنی سرکشی کے دنیا

Web Version of PCTB Textbook

میں عذابِ عظیم سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ (سورۃ الانفال:33)

ترجمہ: اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ انھیں عذاب دے جب کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) ان کے درمیان موجود ہیں۔

ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ! آپ مشرکین کے لیے بد دعا کریں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ’’میں لعنت کرنے والا نہیں۔ بلکہ میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں‘‘

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو دَوسی کو رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قبیلہ دوس میں دعوتِ اسلام کے لیے بھیجا۔ واپسی پر انھوں نے عرض کیا ’’قبیلہ دَوس ہلاک ہوگیا‘‘ کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کر دیا۔ لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ سن کر حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بد دعا کریں گے مگر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّ ائْتِ بِهِمْ ترجمہ: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو دائرہ اسلام میں لا۔

غزوۂ احد میں حضورِ انور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دندانِ مبارک شہید ہو گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ اقدس خون سے تر تھا مگر مخالفینِ اسلام کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک پر دعائیہ الفاظ جاری تھے۔

عورتوں پر شفقت:

اسلام سے قبل معاشرے میں عورتوں کی کوئی عزت نہ تھی۔ وہ ظلم و ستم کا شکار تھیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں عزت و احترام بخشا اور ان کے حقوق و فرائض کا تعین کیا اور ان کو ماں، بیٹی اور بیوی تینوں حیثیتوں سے عزت عطا کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (سیوطی) ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

عرب کے لوگ تنگ و عار یا بھوک اور افلاس کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس قبیح رسم کو ختم کرایا اور لڑکیوں کو گھر کی زینت اور گھر والوں کے لیے باعثِ رحمت قرار دیا۔

یتیموں کا والی:

یتیموں اور غریبوں کے لیے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی سراپا رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے یتیموں اور بیواؤں کا کوئی والی نہ تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یتیموں کی نگہداشت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا۔

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا (بخاری۔ مسلم) ترجمہ: میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا بہشت میں یوں ساتھ ہوں گے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس (زوجہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ) بیان کرتی ہیں کہ جس دن جعفر رضی اللہ عنہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا۔ ’’اسماء! جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو بلاؤ‘‘ میں نے بچوں کو خدمت اقدس میں حاضر کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں سینے سے لگایا اور رو پڑے۔ میں نے عرض کیا: ’’یا رسول اللہ! شاید آپ کو جعفر کی طرف سے کچھ خبر آئی ہے؟‘‘ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ’’وہ آج شہید ہو گئے‘‘۔

Web Version of PCTB Textbook

غلاموں کا مولیٰ:

اس دور میں غلاموں کے ساتھ بڑا ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ شفقت و مہربانی کا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ تمھارے غلام، تمھارے بھائی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا ماتحت بنایا۔ تم جو کھاؤ ویسا ہی انھیں بھی کھلاؤ، اور جو خود پہنو ویسا ہی انھیں بھی پہناؤ اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر کام کا بوجھ نہ ڈالو۔

بچوں پر رحمت:

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا گزر بچوں کے پاس سے ہوتا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انھیں سلام کرتے اور رک کر پیار کرتے۔ ایک روز آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو پیار کر رہے تھے کہ اقرع بن حابس تمیمی جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس موجود تھے کہنے لگے "میرے دس لڑکے ہیں میں نے کبھی کسی کو یوں پیار نہیں کیا"۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ "جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شانِ رحمت یہ تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انسان تو انسان جانوروں تک کے لیے باعثِ رحمت تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ جانوروں سے بھی اچھے سلوک کی تاکید فرمائی۔

اُخُوّت

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے قبل معاشرے میں جنگ وجدال کا بازار گرم تھا۔ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انھیں درسِ اخوت ومحبت دیا اور مختصر سے عرصے میں معاشرے کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اخلاق وکردار سے دشمنوں کو دوست، بیگانوں کو یگانہ اور خون کے پیاسوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا ذکر اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ (سورۃ آلِ عمران: 103)

ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے تو اس (اللہ) نے تمھارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اس (اللہ) کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم تھا۔ یہ نعمت جو صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہی سے حاصل ہوئی دنیا کی بڑی سے بڑی دولت سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ (سورۃ الانفال: 63)

ترجمہ: اور اس (اللہ) نے اُن (مومنوں) کے دلوں میں اُلفت پیدا فرما دی جو کچھ زمین میں ہے اگر آپ وہ سب کا سب (بھی) خرچ کرتے (تو بھی) اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ نے اُن کے درمیان اُلفت پیدا فرما دی بے شک وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکہ سے ہجرت فرما کر جب مدینہ تشریف لے گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مہاجرینِ مکہ و انصارِ مدینہ کے درمیان ''رشتۂ مواخاۃ'' قائم کر دیا۔ ہر مہاجر کو کسی انصاری کا دینی بھائی بنا دیا اور اس طرح اخوت و محبت کا ایسا مضبوط رشتہ قائم فرما دیا جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ انصار کے ایثار کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے مکانات، باغات اور کھیت آدھے آدھے بانٹ کر برضا و رغبت اپنے دینی بھائیوں کو دے رہے تھے۔ دوسری طرف مہاجرین کی خودداری کا یہ عالم تھا کہ وہ کہتے تھے۔ ہمیں بازار کا راستہ دکھا دو۔ ہم تجارت یا مزدوری کر کے پیٹ پال لیں گے۔ یہ مواخات ارشادِ ربانی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات: 10) ترجمہ: ''بے شک سب اہلِ ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں'' کی بے مثال عملی تفسیر تھی۔

مُساوات

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں اپنے قول و عمل سے مساوات کا جو درس دیا ہے وہ تاریخِ انسانی میں اپنی مثال آپ ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک امیر و غریب، شاہ و گدا، آقا و غلام سب برابر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خاندانی اور قبائلی فخر کو مٹایا۔ ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو ختم کر دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور صہیب رومی رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔

مسجد، مسلمانوں کے لیے مساوات کی ایک عملی تربیت گاہ ہے اور نماز مساوات کا بہترین مظہر ہے۔ خواہ امیر ہو یا غریب۔ بڑا ہو یا چھوٹا۔ سب ایک ہی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اسلام میں بزرگی کا انحصار ذات پات اور قبیلہ و خاندان کے بجائے نیکی اور تقویٰ پر ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس حقیقت کو خطبۂ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا ہے:

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَّلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَّلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى

ترجمہ: اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ (آدم) ایک ہی ہے۔
پس کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، سرخ کو کالے پر، کالے کو سرخ پر، سوائے تقویٰ کے۔

مساوات کا عملی مظاہرہ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ اس طرح آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے بیٹھنے کے لیے کوئی نمایاں جگہ مخصوص نہ کی۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بے تکلفی سے بیٹھ جایا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا لباس عام مسلمانوں کے لباس جیسا ہوتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مکان نہایت سادہ اور چھوٹا سا تھا۔ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی غذا بھی بہت سادہ ہوتی تھی۔

مسجد قُبا اور مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کرتے وقت حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کام کیا۔ اس طرح غزوۂ احزاب کے موقع پر بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عام مسلمانوں کے ساتھ خندق کھودنے میں شریک رہے۔

Web version of PCTB Textbook

صبر واستقلال

صبر کے لُغوی معنیٰ روکنے اور برداشت کرنے کے ہیں۔ یعنی اپنے نفس کو خوف اور گھبراہٹ سے روکنا اور مصائب وشدائد کو برداشت کرنا۔ اِستقلال کے لُغوی معنیٰ استحکام اور مضبوطی کے ہیں۔ الغرض صبر واستقلال دل کی مضبوطی اخلاقی بلندی اور ثابت قدمی کا نام ہے۔

قرآن مجید میں صبر کی بڑی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۚ﴿۱۷﴾ (سورۃ لقمان: 17)

ترجمہ: اور تمھیں جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرو بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

دوسری جگہ پر فرمایا گیا:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ (سورۃ البقرۃ: 153) ترجمہ: بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مصیبت اور پریشانی کے وقت اپنے بندوں کو صبر و رضا کی تاکید کی ہے۔ اور چونکہ انسان کی جان اور اس کا مال سب اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔ اس لیے انسان پر لازم ہے کہ آزمائش کے وقت رضائے الٰہی کی خاطر صبر وسکون سے کام لے۔ جب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو کفار نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کو طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کو جھٹلایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کا مذاق اڑایا۔ کسی نے (معاذ اللہ) جادوگر کہا اور کسی نے کاہن، مگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے صبر واستقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور تبلیغِ دین سے منہ نہ موڑا۔

ایک دن حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم خانہ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے۔ حرم شریف میں اس وقت کفار کی ایک جماعت موجود تھی۔ عقبہ بن ابی معیط نے ابوجہل کے اکسانے پر اونٹ کی اوجھڑی سجدہ کی حالت میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی پشت مبارکہ پر ڈال دی۔ اور مشرکین زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ کسی نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ وہ فوراً دوڑی ہوئی آئیں اور اوجھڑی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کی پشت سے دور کی اور کافروں کو بددعا دی۔ اس پر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا۔ ''بیٹی صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے۔''

ابولہب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کا چچا تھا۔ لیکن جب سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے تبلیغِ دین شروع کی وہ اور اس کی بیوی اُمِ جمیل دونوں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے دشمن ہو گئے۔ ابولہب نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ ''لوگو! (معاذ اللہ) یہ دیوانہ ہے۔ اس کی باتوں پر کان نہ دھرو'' اس کی بیوی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ کئی مرتبہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم کے تلوے لہولہان ہو گئے۔ مگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ وسلم نے نہایت صبر واستقلال کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کیا۔ کبھی بددعا کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اس گستاخی پر ان کی مذمت میں سورۃ لہب نازل کی۔

Web Version of PCTB Textbook

دشمنانِ حق نے جب یہ دیکھا کہ ان کی تمام تدبیروں کے باوجود حق کا نور چاروں طرف پھیلتا جا رہا ہے۔ تو انھوں نے نبوت کے ساتویں برس محرم الحرم میں خاندان بنو ہاشم سے قطع تعلق کر لیا۔ جس کی رو سے تمام قبائلِ عرب کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ بنو ہاشم سے ہر طرح کا لین دین اور میل جول بند کر دیں۔ اور ابولہب کے سوا پورا خاندان بنو ہاشم تین سال تک حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شعبِ ابی طالب میں محصور رہا۔ اس دوران انھوں نے اتنی تکلیفیں اٹھائیں جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس موقع پر ''رحمۃ للعالمین خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ'' نے نہایت صبر و ضبط اور بڑی پامردی و استقامت سے ان حالات کا مقابلہ کیا۔ اس طرح آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی رضائے الٰہی کی خاطر مصروفِ جہاد رہے اور اس راہ میں پیش آنے والی تمام تکلیفوں کو بے مثال صبر و استقامت سے برداشت کرتے رہے۔

عفوو درگزر

عفوو درگزر ایک بہترین اخلاقی وصف ہے۔ اس سے دوستوں اور عزیزوں کی محبت بڑھتی ہے اور دشمنوں کی عداوت دور ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جن صفات کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ ان میں عفوو درگزر بھی شامل ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ (سورۃ آلِ عمران: 134)

ترجمہ: اور جو غصّہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور جو لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریش کی شدید مخالفت کو دیکھ کر وادی طائف کا قصد کیا۔ تاکہ وہاں کے رہنے والوں کو دین اسلام کی دعوت دیں۔ طائف کے سرداروں نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہنے کی بجائے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے نہایت غیر مہذب اور ناشائستہ برتاؤ کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر اتنے پتھر برسائے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جوتے خون سے بھر گئے اس موقع پر جبریل امینؑ تشریف لائے اور انھوں نے عرض کیا ''اگر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حکم دیں تو طائف کے دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں۔ تاکہ سرکش لوگ نیست و نابود ہو جائیں' مگر حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف یہ کہ انھیں معاف فرمایا بلکہ ان کے حق میں دعا فرمائی۔ ''اے اللہ! ان کو ہدایت عطا فرما'' فتحِ مکہ کے موقع پر صحنِ کعبہ میں قریشِ مکہ کا اجتماع تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قتل کے منصوبے بناتے رہے تھے۔

انھوں نے کتنے ہی مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں کو اتنی اذیتیں پہنچائی تھیں کہ انھیں مکہ معظّمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت کرنی پڑی۔ اب یہ لوگ خوف و دہشت کی تصویر بنے ہوئے تھے اور ڈر رہے تھے کہ نہ جانے اب ان سے کتنا شدید انتقام لیا جائے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کی طرف توجہ کی اور فرمایا: ''اے گروہِ قریش! تم جانتے ہو میں تمھارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں؟''

انھوں نے جواب دیا۔ ''آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نیکی کا برتاؤ کریں گے۔ کیونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

Web Version of PCTB Textbook

خود مہربان ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں'' آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔

لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ ؕ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ ۖ وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۹۲﴾ (سورۃ یوسف:92)

ترجمہ: (یوسف علیہ السّلام نے) فرمایا آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے اللہ تمھیں معاف فرما دے اور وہی رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

ذکر

ذکر کے معنی ہیں کسی کو یاد کرنا۔ دین کی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ذکرِ الٰہی کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا ۙ﴿۴۱﴾ (سورۃ الاحزاب: 41) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے یاد کرو۔

نیز ذکر کرنے والے مومنوں کی تعریف قرآن مجید میں اس طرح کی گئی۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ (سورۃ النور: 37)

ترجمہ: وہ مرد جنھیں کوئی تجارت اور کوئی خرید و فروخت نہ اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہے۔

ایک اور جگہ اس طرح ارشاد ہوا۔

اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾ (سورۃ الرّعد: 28) ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

ذکر کی افضل ترین شکل نماز ہے کیونکہ اس میں ذکر کی تینوں قسمیں (قلبی، لسانی، عملی) جمع ہو گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اور عبادات میں سب سے پہلے نماز ہی فرض کی گئی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ! رات کو اتنی دیر تک کھڑے ہو کر عبادت کیا کرتے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پائے مبارک میں ورم آ جاتا۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ! آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت لکھ دی۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟ حضور انور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں''

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت کا تذکرہ قرآن مجید میں اس طرح آیا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا ۙ﴿۳﴾ (سورۃ المزمّل: 3-1)

ترجمہ: اے چادر میں لپٹنے والے (محبوب خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)! آپ رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا۔ اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لیجیے۔

دوسری جگہ اس طرح ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَمِنَ الَّيۡلِ فَاسۡجُدۡ لَهٗ وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا طَوِيۡلًا ﴿۲۶﴾ (سورۃ الدّھر: 26)

ترجمہ: اور کچھ حصّہ رات میں بھی اس کے لیے سجدہ کیجیے اور رات کے طویل وقت میں اس کی تسبیح کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook

نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام فرماتے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں آیا ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (سورۃ بنی اسرائیل:79)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصّے میں تہجد پڑھا کیجیے جو آپ کے لیے زائد (عبادت) ہے اُمید ہے کہ آپ کا ربّ آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔

نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ نماز کے بعد تینتیس، تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا بھی ذکرِ الٰہی ہے۔ اس ذکر کا نام تسبیح فاطمہ ہے۔ ذکر کے اور بھی بہت سے مسنون طریقے ہیں جو حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سوالات

1۔ درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

حضور اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ کی شفقت ورحمت:

(ا) عورتوں پر
(ب) بچوں پر
(ج) امت پر
(د) یتیموں پر

2۔ ”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ“ حضورِ اکرم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس حکمِ قرآنی کے تحت اختلافِ رنگ ونسل مٹا کر تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔“ اس پر مفصل تبصرہ کریں۔

3۔ مساوات کسے کہتے ہیں؟ رسولِ کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلامی معاشرے میں مساوات کیسے قائم کی؟

4۔ عفوودرگزر سے کیا مراد ہے؟ اس سے انسانی معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

رسولِ پاک خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ کے عفوودرگزر کے چند واقعات تحریر کریں۔

5۔ ہمارے نبی خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصحابِہٖ وَسَلَّمَ صبر واستقلال کا پہاڑ تھے۔ مثالوں کے ذریعے اس کی وضاحت کریں۔

6۔ ذکر سے کیا مراد ہے؟ ذکرِ الٰہی کی اقسام اور اس کے فضائل تحریر کریں۔

☆☆☆